تعبیرِ ناتمام

پروفیسر خالد شبیر احمد

تکرار و بحث ایک ہی ہے ، اب تو صبح و شام
کاوش کے باوجود بھی افسوس رہ گئی
گہنا گیا ہے چہرۂ صدق و یقین تک
ماضی میں جتنے لوگ تھے ، جاہل وہ ان دنوں
روشن خیال بیٹی ہے ٹی وی پہ محوِ رقص
ہر سمت دھند پھیلی ہے خوف و ہراس کی
کچھ لوگ زور و زر سے حکومت پہ چھا گئے
اس سانحے پہ کیا پڑھوں لاحول کے سوا
صرفِ نظر ہے کیوں یہاں دینِ مبین سے
سازش ہے ایک یہ بھی تو اسلام کے خلاف
کتنا بڑا ہے معرکہ اک بے ضمیر کا
سب لوگ اشکبار ہیں آلامِ وقت سے
حق آشنا بھی آج تو بے راہ ہو گئے
انگریز کے غلام ہی قائد ہوئے یہاں
عصمت دری ہو ، رہزنی ، رشوت کہ کشت وخون

کشکول ہاتھ میں رہے یا تیغِ بے نیام
تعبیر تیرے خواب کی اقبال ناتمام
تنقید سچ پہ عام ہے اور جھوٹ کو سلام
لیڈر بنے ہیں قوم کے ، اور دین کے امام
دیکھیں یہ اشتیاق سے جسے نگہ خاص و عام
بے نور ، نورِ صبح ہے بے رنگ ' رنگِ شام
لیکن عوام ہیں کہ جو ہیں آج بھی غلام
مولانا مقتدی ہوئے زہرہ جبیں امام
مسلم تمہاری زد میں اس دین کا نظام
ملت سے قوم ' قوم سے ہم بن گئے عوام
جس کے طفیل ہو گئے بدنام ' نیک نام
قہر خدا میں غرق ہیں بازار ' صحن و بام
رہزن کی رہبری سے ملا ہم کو یہ مقام
جن کی وجہ سے جاتا رہا اپنا ننگ و نام
سب کچھ لگے گا حاکم دوراں تیرے ہی نام

نوکِ قلم پہ آ گئیں خالدؔ صداقتیں
مبنی ہیں ساری حق پہ اس میں نہیں کلام